فتنہ میں ذریعہ نجات

ترمذی کی ایک حدیث ہے جس میں حارثؓ اعور فرماتے ہیں:

مَرَرْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَاِذَالنَّاسُ یَخُوْضُوْنَ فِی الْاَحَادِیْثِ

فَدَخَلْتُ عَلٰی عَلِیٍّؓ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَوَ قَدْ فَعَلُوْھا؟

میں مسجد میں داخل ہوا۔ تو دیکھا کچھ لوگ بعض مسائل میں جھگڑا کر رہے ہیں۔

تو میں حضرت علیؓ کے پاس گیا اور انھیں اس بات کی خبر دی۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: کیا یہ باتیں ہونے لگیں؟

قُلْتُ نَعَمْ (میں نے کہا: جی ہاں۔)

قَالَ اَمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلا اِنَّھَا سَتَکُوْنُ فِتْنَةٌ

حضرت علیؓ نے فرمایا: ''یاد رکھو میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: خبردار رہو، عنقریب ایک بڑا فتنہ سر اٹھائے گا۔''

قُلْتُ فَمَا الْمَخْرَجُ فِیْھَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ (میں نے عرض کیا ''اس فتنے میں ذریعہ نجات کیا ہوگا''؟)

قَالَ: "کِتَابُ اللّٰهِ" (آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی کتاب'')

فِیْهِ نَبَاءُ مَا قَبْلَکُمْ وَخَبْرُ مَا بَعْدَکُمْ وَحُکْمُ مَا بَیْنَکُمْ هُوَالْفَصْلُ لَیْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَکَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَی الْهُدَی فِیْ غَیْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ

(اس میں تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کے حالات ہیں۔ تم سے بعد میں ہونے والی باتوں کی خبر ہے اور تمہارے آپس کے معاملات کا فیصلہ ہے۔ اور یہ ایک دوٹوک بات ہے۔ ہنسی دل لگی کی باتیں نہیں ہیں جو سرکش اسے چھوڑ دے گا اللہ اس کی کمر توڑ دے گا اور جو اسے چھوڑ کر کسی اور بات میں ہدایت تلاش کرے گا اللہ اسے گمراہ کر دے گا۔)

وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِیْنُ (اور اللہ کی مضبوط رسی یہی ہے۔)

وَھُوَ الذِّکْرُ الْحَکِیْمُ (اور یہی حکمتوں سے بھری ہوئی یاددہانی ہے۔)

وَھُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ (اور یہی بالکل سیدھی راہ ہے۔)

وَھُوَالَّذِیْ لَا تَزِیْغُ بِہِ الْاَھْوَاءُ (اور اس کے ہوتے ہوئے خواہشیں گمراہ نہیں کرتی ہیں۔)

وَلَا تَلْتَبِسُ بِہِ الْاَلْسِنَۃُ (اور نہ اس سے زبانیں لڑکھڑاتی ہیں۔)

وَلَا تَشْبَعُ مِنْہُ الْعُلَمَاءُ (اور اہل علم کا دل کبھی اس سے سیر نہیں ہوتا۔)

وَلَا یَخْلُقُ عَلٰی کَثْرَۃِ الرَّدِّ (اور یہ بار بار دہرانے سے پرانا محسوس نہیں ہوتا)

وَلَا تَنْقَضِیْ عَجَائِبُہٗ (اور اس کی عجیب باتیں کبھی ختم نہ ہوں گی۔)

وَھُوَالَّذِیْ لَمْ تَنْتَہِ الْجِنُّ اِذَا سَمِعَتْہُ حَتّٰی قَالُوْا (یہ وہی ہے جسے سنتے ہی جنّ پکار اٹھے تھے)

اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّھْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ

(بلاشبہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے لہٰذا ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔)

مَنْ قَالَ بِہٖ صَدَقَ (جس نے اس کی سند پر کہا، سچ کہا۔)

مَنْ عَمِلَ بِہٖ اُجِرَ (جس نے اس پر عمل کیا اجر پائے گا۔)

وَمَنْ حَکَمَ بِہٖ عَدَلَ (جس نے اس کی بنیاد پر فیصلہ کیا اس نے انصاف کیا۔)

وَمَنْ دَعَآ اِلَیْہِ ھَدٰی اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

(جس نے اس کی طرف دعوت دی اس نے سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کی۔)

خُذْھَا اِلَیْکَ یَا اَعْوَرُ (اے اعور! ان باتوں کو گرہ میں باندھ لو۔)

ان مبارک الفاظ میں بڑی نصیحت ہے خصوصاً مندرجہ ذیل باتوں پر غور کیجیے:

۱- فتنے کے زمانے میں قرآن ہی ذریعہ نجات ہے۔

۲- یہی ہمارے سارے قضیوں اور جھگڑوں کا فیصل ہے۔

۳- اس کو چھوڑ دینا دنیا کی بہت بڑی سرکشی ہے اور اس کے بعد انسان اللہ تعالٰی کی مدد اور حمایت سے محروم اور اس کے غضب کا شکار ہو جاتا ہے۔

۴- قرآن پر ایمان رکھنے والوں کو قرآن سے منہ موڑنے کے بعد سوائے گمراہی کے کچھ نصیب نہ ہوگا۔

............❁............